اقوام متحدہ کے سربراہ نام ایک کھلے خط میں کشمیر کے تنازعہ پر تحقیق کرنے والے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے دانشوروں اور سکالروں کے ایک گروپ 'کشمیر سکالرس کنسلٹیٹیو اینڈ ایکشن نیٹ ورک ' [KSCAN] نے کشمیر میں ابھرتی ہوئی سنگین انسانی حقوق کی پامالیوں اور جبری طور پر آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی کوششوں اور ممکنہ قتل عام اور نسل کشی کے خطرہ کے پیش نظر اقوام متحدہ سے ہنگامی بنیادوں پر فوری مداخلت کی اپیل کی گئی ہے۔

' کشمیر سکالرس کنسلٹیٹیو اینڈ ایکشن نیٹ ورک **[KSCAN]** ' جو تنازعہ کشمیر سے متعلق ممکنہ حل پر تحقیقات کرنے والا ایک ادارہ ہے سے وابستہ دانشوروں نے اقوام متحدہ سربراہ اور انکے ساتھ کام کرنے والے ایسے ذیلی اداروں ، جن کے ذمہ دنیا میں نسل کشی اور قتل عام سے تحفظ فراہم کرانے کوشش کرنا ہے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اراکین کے نام ایک کھلے خط میں لکھا ہے کہ ' ہم سب نے کشمیر کے دیرینہ تنازعہ کے تناظر میں تحقیق کرنے کے بعد اسکی تاریخ ، ثقافت، عمرانیات اور سیاسیات کی بنیاد پر موجودہ بگڑتی ہوئی صورت حال اور تشدد کی وارداتوں کے حوالے سے مقالات لکھے ہیں ۔ تنازعہ کشمیر سے متعلق ہماری تحقیق اس کے تاریخی تناظر میں اس خطہ پر مرتب ہونے والے اثرات کی روشنی میں اس تنازعہ کے ممکنہ حل کے بارے میں بین الاقوامی سطح پر کی جانی والی مصالحانہ کوششوں کا بھی احاطہ کرتی ہے ۔ اس طور پر یہ تحقیق کشمیر پر پالیسی سازی کرنے والی حکومتوں اور اداروں کی مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔

<u>اس کھلے خط کا مکمل متن ذیل میں درج ہے:</u>

۔۔ عزت مآب انتونیو گتریس صاحب [**António Guterres**] سیکرٹری جنرل ، اقوام متحدہ

۔۔۔عزت مآب اداما ا ڈینگ صاحب [**Adama Dieng**] مشیر خصوصی سیکرٹری جنرل ، برائے ممانعت نسل کشی و اقدامات تحفظ ، اقوام متحدہ دفتر برائے ممانعت نسل کشی و اقدامات تحفظ

۔۔عزت مآب محترمہ کیرن سمتھ صاحبہ [Karen Smith] معاون خصوصی سیکرٹری جنرل ، اقوام متحدہ برائے برائے انسداد نسل کشی و اقدامات تحفظ و امورات استقبالیہ و تشریفات
۔۔۔و دیگر عزت مآب اراکین سلامتی کونسل ، اقوام متحدہ

حضرات عالی مقام

ہم آپ سے مقبوضہ جموں و کشمیر میں نسل کشی اور آبادی کے تناسب کو جبری طور پر تبدیل کرنے کے اقدامات اور مقامی آبادی کی جبری نقل مکانی کے خطرات سے تحفظ فراہم کرنے کئے فوری طور پر عبوری مداخلت کی اپیل کرتے ہیں ۔ طاقت کے استعمال سے مقامی آبادی کو جبری طور نقل مکانی پر مجبور کرنا اور انکی جگہ اور علاقوں کی آبادیوں کو بسانے کا عمل بین الاقوامی قانون اور جینیوا کنونشن کے چہارم کنونشن کی دفعہ ۴۹ کی خلاف ورزی ہے اور ایسے اقدامات کی مذمت اقوام متحدہ کے ذیلی کمیشن برائے ممانعت امتیاز نسل کشی و تحفظ اقلیات نے بھی کی ہے۔
بھارت کے زیر تسلط مقبوضہ جموں و کشمیر میں پہلے سے ہی موجود انسانی حقوق کی انتہائی سنگین ا صورتحال میں ۵ / اگست۲۰۱۹ ء کے بعد سے کافی ابتری پیدا ہوچکی ہے جب سے بھارتی حکوت نے یہاں کے باشندون کو بنیادی اور کلیدی حقوق سے محروم کردیا ہے اور اپنے فوجی تسلط کو مزید مستحکم کرتے ہوئے مقامی آبادی پر اجتماعی تعزیرات اور قید و بند صعوبتوں میں اضافہ کرنے کی مہم پر عملدرامد کیا ہے اور بھارتی حکومت نے اب ایسی پ الیسیوں پر عمل کرنا شروع کیا ہے جو مقامی مسلمانوں کو ترک سکونت پر مجبور کرکے انکی جگہ بھارت سے غیر مقامی ہندوؤں کی کشمیر کے اندر منتقلی کے منتج ہوگی

یہ ممکنہ طور پر ایک بدترین صورت حال ہے جسکا خدشہ واقعا ت پر نظر رکھنے والے مبصرین کچھ عرصہ سے ظاہر کرتے رہے ہیں اور وہ اب وہ حقیقت بن چکے ہیں ۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پالیسیاں فی الواقع پہلے سے موجود نسل کشی کے خطرات میں اضافے کا باعث بن چکی ہیں ۔ اسکے ساتھ ہی بھارتی حکومت دنیا کے سامنے ایک ایسا بیانیہ تیار کرنے میں مصروف ہے جس سے اس دیرینہ بین الاقوامی طور پر مسلمہ تنازعہ کے پرامن حل کی کوششوں کو ناکام بنایا جاسکے اور مقبوضہ جموں و کشمیر کے عوام کو اپنے بنیادی انسانی حقوق سے محروم رکھا جاسکے ، انمیں انکا بنیادی حق، ’حق خود

ارادیت ' بھی شامل ہے، جسکو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعدد قراردادوں مشمول (قرارداد 47 (21 اپریل 1948) , قرارداد 51 (3 جون 1948), قرارداد 91 (30 مارچ 1951), قرارداد 96 (10 نومبر 1951), قرارداد 98 (23 دسمبر 1952), قرارداد 122 (24 جنوری 1957) اور قرارداد 126 (2 دسمبر 1957) میں تسلیم کیا گیا ہے۔

کشمیر کے عوام 4 اگست ، 2019 سے فوجی تسلط میں نافذ کئے گئے مکمل محاصرہ میں زندگی گذار رہے ہیں ۔ درآں حالیکہ جناب گتروس نے حال ہی عالمی سطح پر سبھی دشمنیوں اور کشیدگیوں کو ختم کرکے دنیا کے رہنماؤں کو عالمی وبائی صورت حال پر توجہ مرکوز کرنے کی اپیل کی تھی لیکن اسکے برعکس بھارتی حکومت نے موجودہ وبائی صورت حال کو پاکستان کے ساتھ کشیدگی میں اضافہ کرنے کے لئے استعمال کیا ہے جس سے کشمیر میں رہنے والی شہری آبادی کی بقاء اور وجود کے لئے خطرات مزید بڑھ گئے ہیں ۔ بھارتی حکومت نے وبائی صورت حال کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کشمیریوں کے خلاف اپنی دشمنانہ کاروائیاں تیز کردی ہیں جن سے ان کے لئے خطرات بڑھ گئے ہیں ۔ اگست ۲۰۱۹ کے بعد کشمیریوں پر اپنی ظالمانہ گرفت کو مضبوط کرتے ہوئے صحت عامہ کا خیال رکھنے کے بہانے مقامی آبادی کو محصور کرکے ان پر اپنی گرفت مزید سخت کتدی ہے ان حالات میں بھی بھارتی حکومت نے عوام دشمن کاروائیوں کا سلسلہ دراز کرتے ہوئے عوام کو امداد پہنچانے والے امدادی کارکنان تک کو بھی نہیں بخشا اسکے علاوہ شہریوں اور صحافیون کو گرفتار اور ہراسان کرنے کے بعد تعزیرات عائد کرنے کے اقدامات میں تیزی لائی ہے۔ مسلح مزاحمت کرنے والے نوجوانوں کو ماورائے قتل کرنے کے علاوہ سویلین آبادی کے گھروں کی مسماری کے ساتھ متعدد شہریوں ہلاکتوں کا سلسلہ بھی دراز ہوتا جارہا ہے یہاں تک کہ اب کشمیر ے عوام کو اپنے عزیز مہلوکین کی تجہیز و تکفین اور تعزیت کرنے کے حق سے محروم کردیاگیا ہے ۔ علاوہ ازیں مواصلاتی مقاطعہ نافذ کرکے مشکل ترین حالات میں رہنے والے شہریوں کی زندگیوں کو مزید مخدوش بناکر انکو نقل مکانی پر مجبور کرکے جبری نقل آبادیاتی کے عمل کو فروغ دیا جارہا ہے ۔

<u>کلیدی سیاق و سباق</u>

مقبوضہ جموں و کشمیر ایک ایسا علاقہ ہے جو بھارت کے نو آبادیاتی تسلط کے تحت ہے ۔ یہ ایک طویل عرصے سے چل رہا بین الاقوامی تنازعہ ہونے کے باوجود شدید فوجی محاصرہ کے تحت رہنے والی ایک محصور آبادی کا مسئلہ ہے

جو مقامی اور بین الاقوامی کشمکش کی آماجگاہ بنا ہوا ہے ۔ یہ دنیا میں سب سے طویل چلنے والی جمہوری حقوق کے حصول کی ایک ایسی تحریک کا مسکن بھی ہے جو بیسویں صدی کے اوائل (یعنی بھارت اور پاکستان کی ریاستوں کی تشکیل سے پہلے) شروع ہوئی اور اب بھی جاری و ساری ہے . اس مقبول عوامی تحریک کا مقصد بنیادی طور پر مسلمانون کے ساتھ روا رکھے گئے امتیازی سلوک کا ازالہ کرنے کی کوشش کرنا اور انکے اقتصادی ، سماجی ، ثقافتی ، شہری اور سیاسی حقوق جن میں حق خود ارادیت بھی شامل ہے، کا حصول ہے ۔ مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی حکومت نے بحثیت ایک قابض قوت کے ، پچھلی کئی دہائیوں سے ایک منظم طریقہ پر انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور جرایم کا ارتکاب کرنے کی ایک مہم پر عمل کیا ہے ۔ ان جرائیم کی عمل آوری اور ارتکاب کے لئے فوج کے تحت چلائے جانے والے ا داراتی نظام کو تشکیل دیا گیا ہے جسمیں ریاستی سطح پر اطلاعات کو دبانے اور حقائق کو مسخ کرنے کا انتظام کر کے ان زیادتیوں اور ان میں ملوث افراد کو قانونی جواز فراہم کر کے ناجائز تحفظ فراہم کرنا بھی شامل ہے ۔ اسطرح عوام کے بنیادی حقوق جنمیں آزادئ رائے اور اجتماع کرنے کے حق کی نفی کرتے ہوئے آئینی جمہوریت اور قانون کی حکمرانی کا ڈھونگ رچانے کا فریب بھی برقرار رکھا جاتا ہے۔

بھارتی حکومت اور اسکے ماتحت محکموں اور اداروں کے ذریعے جموں و کشمیر کے ے باشندوں کے بنیادی انسانی حقوق کی شدید ترین خلاف ورزیوں کا ارتکاب اسکی ان بین الاقوامی ذمہ داریوں کی نفی ہے جو اس نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے سامنے کئے گئے وعدوں کے ذریعے تسلیم کی ہیں اور اس موضوع پر سلامتی کونسل کی درجن سے زیادہ قابل اطلاق قراردادیں اور قوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند و پاک کی قراردادوں کے علاوہ بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کے تحت عائد ذمہ داریاں بھی شامل ہیں ۔ علاوہ ازیں ان ذمہ داریوں میں ' بین الاقوامی معاہدہ برائے شہری و سیاسی حقوق ' 'معاہدہ برائے انسدادہمچو قسم نسلی تعصبات ' ، جینیوا کنونشن اور دیگر معاہدات کے تھت عاید ذمہ داریاں ، جنمیں متنازعہ فیہ معاہدہ الحاق جسکے بنیاد پر بھارتی حکومت جموں و کشمیر کے نا علاقہ پر اپنا د عویٰ پیش کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ۔ بھارتی حکومت ایسی شدید ترین انسانی حقوق بار بار دہرائی جانے والی کی خلاف ورزیوں کے لئے بھی ذمہ دار ہے جنکے دستاویزی ثبوت دنیا کے سامنے موجود ہیں ان میں اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کے دفتر کی مرتب کی ہوئی رپورٹ بھی شامل ہے ، جنکی رو سے ایسے اقدامات شدید ' جنگی جرایم ' اور ' انسانیت کے خلاف جرائم ' کی تشریح میں آتے ہیں جو بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر کی مسلم آبادی کے خلاف انجام پذیر ہوئے ہیں ۔ پچھلی کئی نسلوں کے ساتھ

کئے گئے دہائیوں سے کئے گئے ان جرائم کے مجموعی اثرات بہت ہی گھناونے اور بھیانک نتائج کے حامل ہیں ۔

5 اگست 2019 ء کو بھارتی حکومت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کے باشندوں کے تئیں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں کی مزید خلاف ورزی کرتے ہوئے غیر متوقع اور غیر معمولی اقدامات اٹھائے ۔ اگرچہ بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر کے باشندوں کے آئینی ذمہ داریوں کی پروا نہ کرتے ہوئے اور بھارتی حکومت کی جموں و کشمیر سے متعلق بین الاقوامی سطح پر کئے گئے وعدوں کی بھی صریح خلاف ورزی ہے ۔ ان اقدامات کے نتیجے میں ظاہر ہونے والے کلیدی اثرات اسطرح ہیں:

• ' جموں و کشمیر تنظیم نو ایکٹ ۲۰۱۹ء ' کے نفاذ سے بھارتی مقبوضہ ریاست جموں و کشمیر کی ریاست کی یکطرفہ اور غیر قانونی تقسیم اور حصے بخرے کرکے ، واحد مسلم اکثریت کی ریاست کو تحلیل کرکے اسکے تشخص کو ختم کرنا اورریاست جموں و کشمیر کے علیحدہ آئین ، پرچم اور سربراہ ریاست کے عہدہ کی منسوخی ؛

• تنظیم نو کے نام پر بھاریت ریاست کی زمینی حدود میں تغیر و تبدل کرکے اسکی غیر قانونی تقسیم در تقسیم کا ہدف اس کی مسلم آبادی کے اثر و رسوخ کو کمزور کرکے انکو بے اختیار بنانا ؛

• بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر پر بھارت کی مرکزی حکومت کا براہ راست کنٹرول اختیار کرنے کے بعد انتظامیہ پر برائے نام مقامی کنٹرول کا خاتمہ ؛

- لداخ اور کرگل کے مسلمانوں کو ووٹ دینے کے حق سے مکمل طور پر محروم کرنا ؛
- ریاست کے مہاجرین اور سیاسی وجوہ پر جلاوطن افراد کو قانونی طور واپس آنے کے حق سے محروم کرنا؛
- • مقامی باشندوں کو ملکیت اور سرکاری ملازمتوں اور ر وزگار تک رسائی ، تعلیمی اداروں میں داخلہ کے مواقع تک رسائی کے تاریخی تحفظات سے محرومی ؛
- بھارتی مقبوضہ جموں و کشمیر میں زمین کی ملکیت کا نظام منہدم کر کے اسکے نتیجے میں اسکی معیشت کی تباہی ؛

بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے حالات پر نظر رکھنے والے ماہرین اس بات کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ بھارتی حکومت نے ایک طویل المدتی منصوبہ کے تحت بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیرمقامی مسلمان آبادی کو دبانے اور جبری طور پر انکی آبادی کے تناسب کو ہندوؤں کے حقمیں تبدیل کرنے کے لئے غیر معمولی

نوعیت کا غلبہ اور کنٹرول حاصل کرلیا ہے جسکو وہ بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے لئے حتمی حل مانتی ہے

۵ / اگست ،۲۰۱۹ء کو بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں اٹھائے گئے غیر معمولی اقدامات کو ہندو انتہا پسند 'ہندوتوا' تحریک کی طویل عرصہ سے طلب کامیابی تصور کیا جاتا ہے ۔ یاد رہے کہ 'ہندوتوا' کی تحریک ایک تشدد پسند ، وحشیانہ مسلم کش ، انتہا پسند قوم پرستی کی حامی تنظیم ہے جس نے ہندوستان کی سیاست پر غلبہ حاصل کرلیا ہے ۔ تقسیم کے بعد سے ، بھارت کے زیر انتظام ریاست جموں و کشمیر کی خود مختاری اور مسلمانان جموں و کشمیر کے حقوق 'ہندوتوا' تحریک کا خصوصی نشانہ اور جنون رہا ہے ۔ تقسیم کے بعد کے دور میں 'ہندوتوا' جماعتیں اس بات پر زور دیتی رہی ہیں کہ جموں و کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے، اور 'دستاویز الحاق' اور بعد میں آئین میں دی گئی ضمانتوں کے تحت جموں و کشمیر کی خود مختاری ہندوستان کی سردار ی اور خودمختاری کے متضاد ہونے کی وجہ سے جموں و کشمیر کے بھارت کے ساتھ مکمل انظمام کا مطالبہ کرتے ہوئے دو ہرے آئین، دوہرے پرچم اور دوہرے سربراہان کو ختم کرنے کا مطالبہ کرتی رہی۔ ہندوستان کی سیاست میں اسوقت کے سیاسی افق پر موجود سبھی مرکزی دھارے میں شامل سیاستدان اس حیثیت کا بظاہر احترام کرتے تھے تاکہ بھارت کے جموں و کشمیر کے تئیں بین الاقوامی سطح پر کئے گئے وعدوں کا بھرم رکھا جاسکے۔ لیکن حال کی دہائیوں میں بھارتی حکومتوں کے رویہ میں تبدیلے آگئی اور اب چاہے وہ قومی دھارے میں شامل سیکیولر پارٹیوں کی حکومت ہو یا 'ہندوتوا' نواز پارٹیوں کی حکومت ہو انکی سوچ 'ہندوتوا' تحریک کے نظریہ سے ہی متفق نظر آتی ہے ، جو اس بات پر زور دیتی ہیں کہ جموں و کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے ، اور باھرت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے مسلمانوں کو اپنے حقوق کی جدوجہد کرنے اور انکے لئے آواز اٹھانے کی پاداش میں بدترین تذلیل کا نشانہ بنایا جاتا ہے ۔ اسطرح ہر قسم تشدد ، ظلم و ستم اور حقوق کی پامالی کی کاروائیوں کو انتہا پسندانہ نعروں اور دلائل کے تلے دبایا جاتا ہے اور اسکو 'دہشت گردی' کا نام دیکر ہر قسم کے اختلاف رائے کو بغاوت کا نام دیکر دبایا جاتا ہے ۔ بھارتی آئن کی دفعہ ۳۷۰ اور دفعہ ۳۵ ۔ اے کی منسوخی کے بعداور ۔'تنظیم نو کے قانون ۲۰۱۹' کے نفاذ کے بعد موجودہ 'ہندوتوا' حکومت نے بین الاقوامی قوانین کے بر خلاف ، بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے بھارت میں انظمام کو جواز بخشنے کی کوشش کی ہے ۔

اگست ۲۰۱۹ کے بعد ، کشمیر میں ایک نام نہاد جمہوی حکومت کے تحت تاریخ کا طویل ترین مواصلاتی مقاطعہ دیکھنے کو ملا ہے جو ۲۱۳ دن تک چلا اور اسکے

بعد صرف ۲جی سپیڈ کے انٹرنیت کو وقفہ وقفہ کے بعد بحال رکھا گیا اور بہت سی سائیٹون کو ممنوع قرار دیکر اسکے اور سخت ترین نگرانی کے تحت رکھا گیا ہے ۔ ممنوعہ سائیٹوں سے رابطہ کی پاداش میں انٹرنیت کی رسائی کو حکومت کی طرف سے کسی بھی وقت بند کیا جاسکتا ہے ۔ ہزاروں افراد کو قید کردیا گیا ہے اور ان میں سے اکثر بشمول نابالغ اطفال ، معمر اور بزرگ اور معذور افراد ہنوز زیر حراست ہیں جنکو اکثر بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر سے سینکڑوں کلومیتر دور پر ہجوم جیلوں میں زیر حراست رکھا گیا ہے۔ زیر حراست تشدد اور ہلاکتوں کا لا متناہی سلسلہ جاری ہے اور ایسی کاروائیوں کو ریاست کا تحفظ اور پشت پناہی میسر ہے ۔ مقامی معیشت با لکل تباہ ہوچکی ہے اور مقامی آبادی اپنی معاشی بقاء کی جنگ لڑرہی ہے اور شدید ذہنی دبا و اور تناو میں زندگی گذار نے پر مجبور ہے۔ ابلاغ عامہ کے اداروان کو آزادانہ طور پر کام نہیں کرنے دیا جارہا ہے ۔ بلکہ صحافیوں حقائق کو بیان کرنے کے پاداش میں قید کر کے انکے خلاف دہشت کردی کے الزامات عائد کئے جاتے ہیں ۔ بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں رہنے والے مسلمان باشندوں کو اجتماعات کرنے سے روکا جاتا ہے اور انکی آزاد ی رائے پر قدغن ہے جسمین سوشل میڈیا پر اظہار رائے کرنا بھی شامل ہے [اور اس تک رسائی مسدود کردی گئی ہے]۔اسکے علاوہ انکو صحت عامہ کی سہولیات ، تعلیمی سہولیات ، قانون تک رسائی اور اپنی مرضی سے روزگار کمانے کے حقوق ، اپنی مرضی سے آنا جانا اور مذہبی آزادیوں سے سے بھی محروم رکھا گیا ہے۔ [ہماری ویب سائٹ سے منسلک کئی رپورٹوں میں انکی تفصیلات جانی جاسکتی ہیں] بھارتی حکومت نے بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر پر اپنا بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر معاشی ناطقہ بھی تنگ کردیا ہے اور حکومتی زمینیں کی الاٹمنٹ غیر ریاستی اسامیوں میں کرنا شروع کردی ہے اور مقامی ثقافتی نشانوں کو ہندو ثقافت کے نشانوں سے بدلنے کا کام بھی شروع کیا ہے ۔ بھارت میں یعنی بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیرسے باہر گئے مسلمان باشندوں کو مسلسل تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور انکے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے حتیٰ کہ انکو ناجائز طور پر قید کر کے تشدد کا نشانہ بانکر حملوں کا ہدف بناکر زیر حراست ہلاک بھی کیا جاتا ہے۔

بھارتی حکومت نے اسکے زیر انتظام جموں و کشمیر کے علاقہ میں ایک ایسی نظامت تشکیل دی ہے جسمیں ادارہ جاتی تسلط کے ذریعے ایک بے قابو ، امتیازی سلوک روا رکھتے ہوئے تمام آزادیوں کو سلب کر کے یہاں کی مسلم آبادی پر مکمل غلبہ اور تسلط کے ماحول میں پابند کیا ہے۔ اسطرح ہندو قوم پرست کو ایک طویل جدوجہد کے بعد حاصل ہونے والی فتح کا احساس ہوگیا ہے جسمیں بھارتی زیر انتظام جموں و کشمیر کو مکمل طور پر ضم کردیا

گیا ہے ۔ ان واقعات سے حوصلہ افزائی حاصل کرکے اب وہ اپنے اس منصوبہ کو عملی جامہ پہنانے پر گامزن ہیں جسکے ذریعے بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں جبری طور پر آبادی کے ےتناسب کو ہندووں کے حق میں تبدیل کرنے میں کامیاب ہورہے ہیں جبکہ ایسے اقدامات انسانیت کے خلاف جرائم میں شمار ہوکر چوتھے جینیوا کنونشن کی سنگین خلاف ورزی ہے ۔ فی الوقت بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں ایک سماجی ، ثقافتی اور آبادیاتی تغیر وقوع پذیر ہورہا ہے ۔ آخر پر یہ بات بتانا ضروری ہے کہ بھارتی حکومت نے ایک نئے شہریت کے قانون کو نافذ کردیا ہے ۔

قابل ذکر پیش رفت

اپریل کے اوائل میں ہم نے آپ کی توجہ اس نئے شہریت کے قانون کی طرف مبذول کرائی تھی۔ ۱۸ مئی ۲۰۲۰ء کو بھارتی حکومت نے اپنے زیر انتظام جموں و کشمیر کے علاقہ میں ' جموں و کشمیر شہریت کے سرٹیفیکیٹ کے حصول کے ضوابط ،۲۰۲۰ء' کا نفاذ کیا۔ ، جسکی رو سے بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر باشندوں کےسرکاری ملازمتوں میں حصہ داری کم کرکے حصول روزگار کا زیاں بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر یقینی بنایا اور اسطرح یہاں کی معیشت کے لئے اس اہم شعبہ کو قابل ذکر انداز میں متاثر کیا۔ اس قدم کو جو کہ غیر قانونی تصور کیا جاتا ہے کو سماج کے مختلف طبقوں کی مخالفت کا سامنا ہے ،جنمیں بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی بھارت نواز سیاسی جماعتیں بھی شامل ہیں ۔ ۲۰ مئی ۲۰۲۰ء کو بھارتی حکومت نے شہریت کے سرٹیفیکیٹ کے ہونے کو تعلیمی اداروں میں داخلہ کے لئے لازمی قرار دیا ہے ۔ یہ تبدیلیاں ایک بار پھر بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی صریح خلاف ورزی ہے اور اسکے ساتھ ہی دستاویز الحاق اور منسوخ شدہ آئین جموں و کشمیر اور آئین ہند کی دفعات کی خلاف ورزی ہے ۔ نئے وضع کردہ قوانین کے فوری اثرات اسطرح ہیں :

- بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے پشتنی باشندے اور سابقہ سٹیٹ سبجیکٹ سرٹیفیکیٹ یا مستقل باشندہ ہونے کے سرٹیفیکیٹ کے حامل افراد اس نئے قانون کے مطابق اپنے اباو اجداد کے ریاست کے باشندہ ہونے کی بناء پر از خود ریاست کے باشندہ تصور کئے جانے کے حق سے محروم کردئے گئے ہیں ۔ ان انکو شہریت کے حصول کے لئے ازسر نو درخواست دائر کرنی ہوگی ۔ انکو اسی طرح شہریت کے سرٹیفیکیٹ کے حصول کے لئے درکواست دینی ہوگی جیسے کہ کسی غیر مقامی شخص کو درخواست دینی ہوگی۔ جو رد بھی کی جاسکتی ہے۔ یہ باور کیا جاتا ہے کہ بہت سے پشتنی باشندوں کے پاس ایسے کاغذات اور

دستاویزات موجود نہیں ہیں جنکی بنا پر وہ نئے سرتیفیکیٹ حاصل کرنے کے اہل ہوں ۔ [ایسا کوئی سرٹیفیکیٹ ماضی میں کبھی جاری کیا ہی نہیں کیا ہوگا یا گم ہوگیا ہو یا حالیہ ناگہانی آفات جیسے ۲۰۱۴ کا سیلاب وغیرہ جس نے پورے علاقہ کو تباہ و برباد کرکے رکھا یا وہ ایسے مواقع پر ضایع یا تلف ہوچکی ہو جب ریاست کی طرف سے مقامی آبادی کو اجتماعی سزا دینے کے لئے تادیبی کاروائیوں کا نشانہ بنایا گیا ہو۔ جیسے کہ حال ہی میں سرینگر کے پائین شہر کے علاقہ میں کم از کم بارہ مکانات کی آتشزدگی کا واقعہ رونما ہوا۔ تاریخی طور ایسے سرٹیفیکیٹ کا حصول انتہائی مشکل اور صبر آزما کام رہا ہے اور ا ب مزید مشکل اور پیچیدہ کام ثابت ہوا ہے ۔

- نئے شہریت کے قانون کے مطابق ہر بھارتی اور انکی اولاد کو[کئی حالتوں میں تب بھی اگر وہ کبھی بھی کشمیر میں سکونت نہ کئے ہوں] کچھ قیود اور صلاحیتون کی بناء پر شہریت کے مستحق بن سکتے ہیں ۔ اسکے علاوہ حکومت ہند کے ملازمین اور سیکیورٹی فورسز کے افراد جنہوں نے دس سال تک بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں تعینات رہے ہوں کے بچوں کے لئے ملازمتوں میں ایک خصوصی زمرہ مرتب کیا گیا ہے یہ وہی لوگ جو براہ راست طور پر بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں کئے گئے انسانی حقوق کی پامالیوں اور جنگی جرائم اور انسانیت سوز مظالم میں ملوث پائے جاتے ہیں ۔
- شہریت کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنے کےلئےبیرون ریاست امیدواروں کےلئے نہایت معمولی ضروریات کو لازم قرار دیا گیا ہے ۔
- ۔'شہریت ' کا مرتبہ کسی ' پشتنی باشندے' ، 'مستقل باشندے' یا انکی اولادوں کو حاصل کو جو بھارت کے باشندے نہ ہوں کو دستیاب نہیں ہے ۔ سبھی مہاجرین ، تارکین وطن مشمول ایسے اشخاص جو پاکستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر ، جنکی بھاری اکثریت بھارتی انتظام والے جموں و کشمیر سے ہی تعلق رکھتے ہیں کو نا اہل قرار دیا گیے ہیں ۔ یہ اس حالت کے بالکل منافی ہے جو ' مغربی پاکستان سے آئے ہوئے مہاجرین ' سے متعلق وضع کی گئی ہے جنکو 'شہریت 'کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ ایسے بیرون ملک رہنے والے سبھی کشمیر سے تعلق رکھنے والے افراد اور انکی اولاد کو اس مرتبہ سے خارج کرکے نا اہل قرار دے دیا گیا ہے۔
- مقامی اہلکاروں کے لئے بھارتی باشندوں کے لئے شہریت کے سرٹیفیکیٹ کے حصول اور ' شہریت کا رتبہ' حاصل کرنے میں رکاوٹ نہ ڈالنے کے عوض بھاری انعامات اور اکرامات کا وعدہ کیا گیا ہے۔ نئے ضوابط میں خصوصاً کسی مقامی عہدیدار پر ہر ایسی صورت میں پچاس ہزار روپیہ کا

جرمانہ عائد کرنے کی شق درج کی گئی ہے جسمیں وہ سات یوم کے اندر اپیلانٹ اتھارٹی کے فیصلہ کو نافذ کرنے میں ناکام رہے ۔ [یاد رہے کہ یہ رقم مقامی عہدیداروں کی ماہانہ آمدنی کے پیمانے کے مطابق کافی بڑی رقم ہے]

- سرٹیفیکیٹ کے اجراء کے لئے فیصلہ کرنے کے لئے جو سریع الرفتار طریقہ کار وضع کیا گیا ہے اسکے مطابق پندرہ یوم کی مدت مقرر کی گئی ہے۔[جسمیں اپیل کا فیصلہ کرنے کے لئے بھی صرف پندرہ یوم کی مدت مقرر ہے] وضع شدہ طریقہ کار کا مقصد سرعت سے فیصلہ کرنے کی قید سے تحقیقات اور جانچ کے مواقع پر قدغن عاید کی جارہی ہے۔
- موجودہ قوانین میں کسی بھی بامقصد طریقہ کار کو وضع نہیں گیا ہے اوربنیادی فیصلہ کرنے کی ذمہ داری نچلی سطح کے اہلکاران پر عائد کی گئی ہے جو روائتی طور پر ہر قسم کے اثر و رسوخ اور دباو میں آکر فیصلہ کرنے کے الزامات کی وجہ سےاس نوعیت کے اہم فیصلے کرنے کے لئے ناقابل اعتبار قرار دئے جاچکے تھے۔ اپیلیں سننے کے اختیارات حکومت ہند کے افسران کو ہی دئے گئے ہیں جو حکومت ہند کی انتظامیہ کی براہ راست نمائندہ ہیں ۔ جیساکہ دیکھا گیا ہے کہ نچلے سطح پرہندوستان کی عدلیہ بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے باشندوں کو انکےاساسی اور اہم حقوق کا تحفظ دینے میں ناکام رہی ہے اور قانون کی حکمرانی کو دور دور تک کوئی شائبہ تک نظرنہیں آتا۔

- یہ کہ نئے قوانین کے نفاذ کے لئے سابقہ تاریخوں ایسی تشریحات کی جاتی ہیں کہ لاتعداد بھارتی باشندے نئے شہر یت کے قانون کے تحت شہریت حاصل کرنے کے اہل قرار دئے جاسکتے ہیں --

ان نئے پیش آمدہ اقدامات کے دور رس نتایج اور انکی اہمیت سمجھنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں پر توجہ دینا ضروری ہے:

- بھارتی حکومت کی طرف سے اٹھائے جانے والے اسی قسم کے دوسرے حالیہ اقدامات کے تناظر میں جائزہ لینے سے یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ آسام میں ’شہریوں کے قومی رجسٹر ‘ کی طرز کے اقدامات اب مقبوضہ جموں و کشمیر پر بھی اٹھائے جارہے ہیں ۔ شہریت کی جانچ کے لئے وضع اس قانون کو نہایت ہی غیر ذمہ دارانہ اور معاندانہ اور امتیازی طریقہ پر عمل میں لایا گیا جسکے تحت قریباً ناممکن حد ایک ایسی نا موافق صورت حال میں اس بات کا بار ثبوت ان لوگوں پر ڈالا گیا جو ایک غیریقینی اور مخدوش صورت حال سے دوچار ہونے ک یوجہ سے یہ ثبوت فراہم کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھ سکتے تھے۔ اور نیجتاً

شہریے محرومی اور بے وطن قرار دئے جانے کے خطرے سے دوچار تھے۔ اسطرح ان قانونی پیچیدگیوں میں الجھاکر ان لوگوں کے بنیادی حقوق کا استحصال کیا گیا ۔ آسام کے کیس تب بھی ایک مسلمه ضابطه کار اور کچھ حد تک عدالتی تحفظات کا بچأو رکھا گیا تھا ، جبکه مقبوضه جموں و کشمیر کے انتہائی سنگین سیاسی بحران کے تناظر میں ان سب باتوں کا فقدان پایا جاتا ہے اور اس صورت حال میں مقبوضه جموں و کشمیر کے مسلمان جنکو بھارت ہندوتوا ذہنیت کے لوگوں نے مطعون اور ملعون قرار دیکر انکو ملک بدر کر کےانکی جگه دوسری آبادی کو اس ریاست میں بسانے کی خواہش رکھتے ہیں ۔

- ان نئے قوانین کے تحت ملازمتوں اور تعلیمی اداروں میں داخله کے حقوق فراہم کرنے کا لالچ دیکر اور حکومت ہند کے اہلکاروں کے ذریعے بھارتی مقبوضه جموں و کشمیر کے عوام کیخلاف ظلم و جبر جاری رکھکر بھارت کے ‘ہندوتوا’ سوچ رکھنے والے سیاستدان پہلے ہی بھارتی باشندوں کو کشمیر جاکر کشمیر کی زمین اور کشمیر کی حسین خواتین کو حاصل کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں
- ۔ بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں اعلیٰ تعلیم یافته افراد کیلئے حکومت ہی ملازمتوں کو فراہم کرانے والا بنیادی اداره ہے۔ عمرانیاتی اعتبار سے سیاسی استحکام کے سرکاری ملازمتوں تک رسائی بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی آبادیوں علی الخصوص شہری ع آبادیوں کیلیے اہم ہے ۔ نئے قوانین کے نفاذ سے مستقبل میں روزگار کے موقع میں کمی واقع ہوکر بے روزگاری کی سطح میں اضافه ہوجائیگا رپورٹ کے مطابق بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں پابندیوں کے نفاذ سےکچھ ماہ قبل انتہائی اعلیٰ تعلیم یافته افراد کی تعداد ۲،۵۰،۰۰۰ تھی جبکه پابندیوں کے نفاذ کے بعد پچھلے مہینوں میں یه تعداد تیزی سے بڑھ گئی ہے ۔ نتیجتاً ، بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے حقیقی باشندوں کو ملازمت کے حصول کےلئے مجبور ہوکر معاشی ہجرت پر مجبور ہوکر آباد میں مزید تبدیلی لانے کا موجب بن سکتا ہے ۔
- نئے شہریت کے قانون سے ملازمتوں کے مواقع میں کمی ہونے سے بھارتی حکومت کی طرف سے ریاست کے باشندوں کے حقوق اور معاشی خوشحالی پر ضرب حالت اور شبخوں کے مترادف ہے ۔ میں بیروزگار علی الخصوص شہری علاقوں اور اعلی تعلیم یافته بہت ضروری تصور کی جاتی ہے۔ اس مقاطعه کی ایک کڑی موجوده غیر معمولی طویل محاصره اور پابندیوں کا سلسله ہے ۔جسمیں انٹرنیٹ تک عدم رسائی جس سے شدید مالی نقصا نات کا شکار ہونا پڑا ہے اور کاروباری طبقه کے لوگ اس وجه سے ‘آن لاین’ سہولیات کا فائده اٹھا کر اپنے کاروبار کو چلانے کے قابل بھی نه رہے۔ جبکه انکے مقابل

دوسری بازاروں اور منڈیوں میں اپنے کاروبار کی بقا کے لئے اختیار کیا گیا تھا ۔ اسطرح اسکا اطلاق طویل عرصه سے بند پڑے کاروباری شعبه جات پر بھی پڑا ہے جنمیں سیاحت ، میوہ اور دستکاری کی برآمدات سے متعلق صنعتیں شامل ہیں ۔

- نئے شہریت کے حصول کے وضع کردہ قوانین کے تعلیم کے حصول کے وسائل پر اثر انداز ہوکر ان میں کمی کرنا بھی بھارتی حکومت کی بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی آبادی کے خلاف جارحیت کا شاخشانہ ہے ۔ طویل عرصه تک تعلیمی اداروں کا بند رہنا، انٹرنیٹ تک رسائی کی نفی اور سفرکرنے پر قدغنین لگانا بھی اسی سلسلہ کی کڑیا ں ہیں ۔ اسکے علاوہ بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کے ایسے طلباء جنہوں نے ریاست کے باہر اداروں میں داخله حاصل کیا تھا کا بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی دیگر آبادی کی طرح نشانہ بناکر ، انکو ڈرانا دھمکانا ، انکے ساتھ ، امتیازی سلوک روا رکھنا ، بے دخل کرنا اور بلاوجه گرفتار کرنے علاوہ ان پر جانی حملے کرنا اسی پالیسی کا نتیجه ہے ۔
- جموں و کشمیر میں جمہوری حقوق کے حصول کی جدوجہد بیسویں صدی کے اوائل میں شروع ہوئی اور اب بھی جاری ہے ۔ حقوق کے حصول کے لئے اس جدوجہد کا مقصد حصول تعلیم ذرا یع تک یکساں رسائی کے مواقع ، معاشی استحصال کی پالیسیوں کا خاتمه ، سرکاری ملازمتون کے حصول کےیکساں مواقع اور حق ارادیت ۔ آبادی کے تناسب کو تبدیل کرنے کی پالیسی اختیار کرنے سے بھارتی حکومت ، بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں حق خود ارادیت کے حصول کو ایک ناممکن بنا رہی ہے ۔ بھارتی حکومت تحریک کی طرف سے حاصل کی جانے والی سبھی کامیابیوں کو جنمیں بے زمین کسانوں میں زمین کی تقسیم بھی شامل ہے ، کو الٹنا چاہتی ہے جو ریاستی ظلم اور جبر اور تشدد کے باوجود کئی نسلوں کی جدوجہد سے اب تک حاصل کی گئیں ہیں ۔
- اگر چه بھارت کے زیر انتظام علاقے میں ظلم و جبر کا ہدف یہاں کی مسلمان آبادی ہی بنی ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے که یہاں کئی مذاہب اور کئی نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگ رہتے ہیں ۔ اور حالیه واقعات سے یہاں کے پشتنی باشندے متاثر ہورہے ہیں ، اگرچه دوسری کمزور آبادیوں ، جنمیں دیگر نسلی اور مذہبی اقلتیں ، مہاجرین ، بے وطن افراد ادن سرحد کے آرپار رہنے والے منقسم خاندانوں کے افراد کا بھی بری طرح متاثر ہونے کا احتمال ہے ۔ ان اقدامات کے نتیجے میں تجزیه کاروں کے مطابق بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں بھارت حکومت کے منصوبی کے تحت ہندو آبادکاری کی یلغار سے آبادی کا تناسب بدل جائیگا۔ اس بات کا قوی امکان ہے که ان اقدامات کے نتیجه میں اس بات کا قوی امکان ہے که مقامی آبادی بالخصوص مسلم

آبادی جبری تبدیل مکانی ، ووٹ کے حق سے محرومی ، امتیازی سلوک اور ظلم و ستم کا نشانہ بن جائے گی۔ یہ سب کچھ بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں ایک سوچے سمجھے طویل مدتی ہندو آبادکاری کے نوآبادیاتی منصوبہ کے حصہ کے طور پر کیا جارہا ہے۔ اسی منصوبہ کے تحت آزادئ رائے کو دبانے اور اختلاف رائے رکھنے والے کو مجرم گرداننا اور نئے قانون کی مخالفت کو ' بغاوت' تعبیر کرنا بھی شامل ہے ۔ سوشل میڈیا پر کوئی مخالفانہ پوسٹ تحریر کرنا بھی اسی ذمرے میں شامل گردانا جاتا ہے۔ ریا ستہی سطح پر کی جانے والی تشدد کی وارداتوں کو قانونی تحفظ فراہم کرکے فوجی تسلط کے ذریعے انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کرکے مکمل نفی کی جارہی ہے جسکی وجہ سے اب بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر میں آبادی میں تغیر کرنے کا ایک واضح خطرہ نظر آتا ہے

فوری اپیل

- بھارتی حکومت نے اپنی پالیسیوں سے موثر طور پر بین الاقوامی امداد، نگرانی اور رسائی سے محروم کردیا ہے بین الاقوامی برادری مشمول اقوام متحدہ ، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل اور ہند و پاک میں تعینات فوجی مبصرین کے گروپ کے ممبران ان حقایق سے بخوبی واقف ہیں کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں کس قسم کی زیادتیاں کرنے کا مرتکب ہوئے ہیں اورکس قسم کی زیادتیاں کرر ہے ہیں ۔اقوام متحدہ کی مختلف کے اداروں جن میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل ، ہند و پاک میں تعینات فوجی مبصرین کے گروپ کے ممبرانکے علاوہ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے انسانی حقوق کا دفتر اور دیگر خصوصی طور پر متعین نمائیندے اور گذشتہ سالوں سے جموں وکشمیر کی صورت حال پر نظر رکھنے والے ماہرین بھی شامل ہیں اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ انسانی حقوق کی جاری سنگین خلاف ورزیوں کے باوجود ابھی تک کوئی موثر کاروائی نہیں کی جاسکی ہے۔

"ریاستی سلامتی"/"انسداد دہشت گردی" جیسے بیانیوں کا سہارا لیکر عوام کے حقوق کی نفی کرنا بھارتی حکومت کی پالیسی ہے ۔ بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر کی اصل حقیقیت ہے کہ وہا ں ریاستی سطح پر طاقت کے بے جا استعمال کے ذریعے حقوق کی پامالی ہورہی ہے ۔' ہندوتوا' نواز عناصر کے عروج کے بعد سے عوام کو دبانے کی ایک سرکاری مہم اب بھارت کے زیر انتظام جموں و کشمیر کی مسلم آبادی کو مغلوب کرنے اور ان پر مکمل تسلط حاصل کرنے کی مہم بن گئی ہے ۔ اس اہم اور نازک

مرحلہ پر بین الاقوامی برادری کی مسلسل خاموشی اور بے عملی ان پر عائید ذمہ داریوں سے انحراف اور ان اداروں کی ناکامی کا سے محکوم اور مغلوب قوموں کو سیاسی طور پر مزید کھوکھلا کر کے انکی جدوجہد کو ناکام بنانے میں مد د دینے کے مترادف ہے اسطرح بھارتی حکومت کے اس طرز عمل پر پردہ ڈال کراسکے زیر انتظام جموں وکشمیر میں اس ظلم و ستم میں اعانت ہورہی ہے جو کہ ان پر عائدہ ذمہ داری کا انحراف ہے ۔

بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر کی مسلم آبادی کو نشانہ بناکر انکو معتوب و ملعون کرنے اور انکو طاقت سے مغلوب کرنے کے عمل یقیننی

دونون حلیف ممالک کے درمیان ایک نیوکلیر جنگ کا خطرہ بھی منڈلارہا ہےاور دونوں ممالک میں سیاسی اور معاشی تنأو بھی بڑھنے کے علاوہ معدوم ہوتے جارہے قدرتی وسائل کے لئے بڑھتے ہوئے مقابلہ کی موجودگی میں یہ صورت حال عالمی امن کے لئے برابر خطرہ بنی ہوئی ہے۔ بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیرکی موجودہ صورت حال ۱۹۹۵ میں سبرینکا میں پیدا ہوئی صورت حال اور ۱۹۳۹ میں

سوڈٹن لینڈ میں پیدا شدہ صورت حال کے مصداق ہے ۔ یہ ایک انتہائی خطرناک اور قابل توجہ صورت حال ہے جو فوری مداخلت کی متقاضی ہے ۔

ہم آپ سے بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیرکی موجودہ صورت حال میں فوری مداخلت کی درخواست کرتے ہوئے وہاں کی آبادی کی نسلی بقاء کے تحفظ کو یقینی بنانے کی خاطر اور بین الاقوامی قوانین، بین الاقوامی انسانی حقوق کے قوانین کی اعتباریت اور پاسداری کے مدنظر اور اقوام متحدہ کے اداروں کی اعتباریت اور عالمی امن اور استحکام اور بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیر کے عوام کی بقا ء اور وجود کو بچانے کیلئےہر قسم کے ذرایع کو استعمال کر کے مداخلت کو یقینی بناتے ہوئے ان باتوں کو یقینی بنائیں:

١ ۔ یہ کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیر کے تیئں اپنی بین الاقوامی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوکر وہاں عوام کو اقوام متحدہ سلامتی کونسل کی درجن سے زیادہ قرار دادوں اور اقوام متحدہ کے کمیشن برائے ہند و پاک کی قراردادوں ، انسانی حقوق کے قوانین [جنمیں بین الاقوامی معاہدہ برائے تحفظ سیاسی و شہری حقوق ، معاہدہ برائے ممانعت تشدد اور ظالمانہ اور انسانیت سوز مظالم اور تعزیرات ، سلوک یا سزائیں اور معاہد ہ برائے تحفظ خلاف معدومی افراد زیر حراست اور بین الاقوامی

معا ہده انسداد نسلی تعصبات] جینیوا کنونشن اور دیگر معاہدات مشمول دستاوی معاہده الحاق

۲ ۔ بھارتی حکومت کو موجوده نئے قانون شہریت پر عمل کرنے کے اقدامات سے روکے

۳۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ زمین کی ملکیت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہ کی جائے اور بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیرکی موجوده آبادی کے تناسب میں کوئی تبدیلی نہ ہونے دی جائے ۔

۴۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیر کی آبادی کے حقوق کا احتراماور تحفظ ، جسمیں آزادئ رائے کا حق، آزادانہ سفر کرنے کا حق اور اجتماعات کرنے کا حق شامل ہے

۵۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں مواصلات پر عائد پابندیوں کو ختم کرے

۶۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں صحت عامه اور تعلیم کی سہولیات تک عوام کی رسائی کو یقینی بنائے

۷۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں متاثره افراد کی بازآبادکاری کے اقدامات اٹھائےاور ایسے افراد کاروباری اداروں اور صنعتوں کو معاوضه ادا کرے جو بھارتی حکومت کی پالیسیوں کی نتیجے میں متاثر ہوئے ہیں

۸۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں بین الاقوامی امداد ، انسانی ہمدردی کی بنیاد پر مہیا امداد پہنچانے کی اجازت کے علاوه انسانی حقوق کے کارکنوں اور تنظیموں اور اقوام متحده کے مبصرین کو آزادانہ طور پر کام کرنے کی اجازت دے اور بیرونی دنیا سے امداد کی ترسیل میں کوئی رکاوٹ اور پابندی نہ عائد کرے ۔

۹۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت تمام سیاسی قیدیوں، نظر بندوں اور ضمیر کے قیدیوں کو غیر مشروط طور پر فوراً رہا کردے

۱۰ ۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت فوری طور پر ایسے قوانین کا عملدرآمد روک دے جو بین الاقوامی طور پر مسلمہ انصاف کے معیاروں اور تقاضوں کو پورا نہیں کرتے ہیں اور انکے منسوخی کے عمل کو شروع کرے انمین جموں و کشمیر پبلک سیفتی ایکٹ ، جموں و کشمیر آرمڈ فھرسز سپیشل پاورس ایکٹ بھی شامل ہے

۱۱۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیر کے علاقوں سے اپنی مسلح افواج اور اپنے ماتحت اداروں کے عملہ جات کو شہری آبادی کے علاقوں سے نکال کر اقوام متحدہ کے تحت مکمل فوجی انخلاء کی راہ ہموار کرے

۱۲۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ بھارتی حکومت اسکے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے تحت فوری طور پر آزادانہ رائےشماری کے عمل کو یقینی بنائے

۱۳۔ ایک غیر جانداد خصوصی نمائندہ کی تقرری عمل میں لاکر اسکو اختیا ر دیا جائے کہ بھارت کے زیر انتظام جموں وکشمیرمیں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور پامالیوں ، جنگی جرایئم اور انسانیت کے خلاف کئے گئے جرائم کی تحقیقات کرے ۔

آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ کی توجہ چاہتے ہیں